REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ ر

جلد ۴۸/۱۳ ۵ احسان ۱۳۳۸ھش ۵ جون ۱۹۵۹ء نمبر ۱۳۲

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت یابی کیلئے خاص دعا کی تحریک

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ علاج کی غرض سے ابھی لاہور میں ہی قیام فرما ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت میاں صاحب کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ اور پوری صحت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے

آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت بہتر رہی آج صبح کچھ ضعف اور بے چینی کی شکایت ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۴ جون۔ کل دن بھر حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ نقرس کی تکلیف میں بھی آرام رہا۔ شروع رات نیند نہیں آئی۔ مگر نیند کی دوا دینے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد نیند آگئی۔ اور پھر صبح تک اچھی نیند آئی۔

صبح کے وقت طبیعت میں کچھ ضعف اور بے چینی ہے۔ جو غالباً رات کی گرمی کا نتیجہ ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دردوالحاح سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے چھ بجے صبح ۔ ۴ جون ۱۹۵۹ء

پاکستان میں نئے امریکی سفیر کی حیثیت سے مسٹر رونٹری کا تقرر

واشنگٹن ۴ جون۔ پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر جیمز لینگلے بعض ذاتی وجوہ کی بناء پر اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ اور صدر آئزن ہاور نے ان کا استعفیٰ منظور کرتے ہوئے مسٹر ولیم رونٹری کو پاکستان میں امریکہ کا نیا سفیر مقرر کر دیا ہے۔

مسٹر ولیم رونٹری امریکہ کے نائب وزیر خارجہ ہیں۔ اور مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید سے متعلق محکموں کے سربراہ ہیں۔ امریکی حکام نے آپ کے تقرر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدر آئزن ہاور امریکہ اور پاکستان کے تعلقات کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔

جمہوریہ مصر سے تجارتی تعلقات

کراچی ۴ جون۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی حکومت عنقریب پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے اقدامات کرے گی۔ ان ذرائع نے بتایا ہے۔ کہ پچھلے دنوں جب وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب قاہرہ گئے تھے۔ تو انہوں نے مصری حکام کے ساتھ بات چیت کے دوران اس مسئلہ پر بھی تبادلہ خیالات کیا تھا۔ اب مرکزی حکومت کا متعلقہ محکمہ اس سلسلہ میں وزیر خزانہ کی رپورٹ کا منتظر ہے۔ وفاقی دارالحکومت کے ماہرین تجارت نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان تجارت کے مواقع بڑے روشن ہیں۔

اس سلسلہ میں مصری حکام کا رد عمل بڑا خوشگوار ہے۔ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان ....

....

تجارتی رابطہ قائم ہونے سے دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات کو بھی فروغ نصیب ہوگا۔ اور اس طرح یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب تر آجائیں گے۔

محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۲ جون۔ صدر مملکت نے مندرجہ ذیل اصحاب کو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا ہے۔

(۱) شیخ بشیر احمد صاحب (۲) مسٹر انوار الحق سی۔ ایس۔ پی (۳) مسٹر سجاد احمد جان اور (۴) مسٹر عبدالسلام فاروقی۔

سردست ان کا تقرر ایک سال کے لئے ہے۔ اور اسی تاریخ سے ہوا ہے۔ جب وہ اس حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے لگیں گے۔

ریڈیو پاکستان کے نئے ڈائرکٹر جنرل

کراچی ۴ جون۔ مسٹر رشید احمد نے کل سہ پہر مسٹر زیڈ۔ اے۔ بخاری سے ریڈیو پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے کا چارج لے لیا۔ مسٹر بخاری ریٹائر ہوگئے ہیں۔ مسٹر رشید احمد ۱۹۳۶ء میں ڈائریکٹر پروگرام کی حیثیت سے آل انڈیا ریڈیو میں شامل ہوئے تھے اور آزادی کے بعد سے آپ محکمہ نشریات کے ڈپٹی چیف کے عہدے پر فائز تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۵ جون ۱۹۵۹ء

فلاں ابن فلاں چیزے نیست

الفضل مورخہ ۲ جون میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پرانا خطبہ جو حضور نے ۱۶ ستمبر ۱۹۲۹ء میں بمقام لاہور فرمایا تھا۔ احباب کے مطالعہ میں آیا ہے۔ حضور کے ناقابل فراموش خطبات میں سے یہ خطبہ بھی ایک ننھا سا شہ کار کہلانے کا مستحق ہے۔ اس شہ کار میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روحانی نسل کے متعلق نہایت انوکھے اور اچھوتے انداز سے روشنی ڈالی ہے۔

آپ نے بتایا ہے کہ محض ایک شخص کا مسلمانوں کے گھر پیدا ہونا لازماً اس کو صحیح مسلمان نہیں بناتا۔ بلکہ حقیقی مسلمان اپنے اسلامی اعمال سے بنتا ہے۔ ایک شخص جو خواہ کتنے بھی بڑے اور پکے مسلمان کے ہاں پیدا ہوتا ہے۔ محض اس کا ایسے انسان کے گھر پیدا ہونا اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ اس کے اپنے اعمال اس کو ان روحانی فیوض کا وارث نہ بنائیں جن کی وجہ سے اس کے باپ کو تقوے میں بلندی درجات حاصل ہے پنجابی میں عام ضرب المثل ہے کہ اچھوں کے برے اور بروں کے اچھے۔ یہ تو خیر بڑی حد تک مبالغہ آمیز قول ہے لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ بہت سے اچھے لوگوں کے بچے خراب نکلتے ہیں اور بظاہر برے والدین کے بچے ان سے تقوے وغیرہ میں بڑھ جاتے ہیں۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہی کو دیکھ لیجئے کہ آپ جس خاندان میں پیدا ہوئے اگرچہ دنیاوی لحاظ سے وہ نہایت معزز خاندان سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ دین کا مرکز بھی وہی خاندان تھا۔ کیونکہ خانہ کعبہ کی نگہبانی کی وجہ سے تمام عربستان میں معزز سمجھے جاتے تھے۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد تھے لیکن امتداد زمانہ سے وہ نہ صرف بت پرست بن گئے تھے۔ بلکہ دنیا پرستی میں بھی ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ ان میں سے اکثر بڑی بڑی تجارتیں کرتے تھے۔ اور تجارتی کاروبار اس قدر ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ کہ عورتیں بھی تجارت کر کے مالدار بن جاتی تھیں۔ چنانچہ سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تجارت کی وجہ سے مکہ کی مالدار خواتین میں خاص درجہ رکھتی تھیں۔ اس طرح اہل مکہ خاصکر وہ خاندان جو قریش کہلاتا تھا گیا دنیا اور کیا دین دونوں کے لحاظ سے تمام عربستان میں ایک بہت اونچے مقام پر فائز تھا۔

اس کے باوجود جب اللہ تعالیٰ کے داعی نے انہیں دین قیم کی دعوت دی تو شروع شروع میں یہ سارے کا سارا معزز ترین قبیلہ آپ کے خلاف ہو گیا۔ اور ان چند افراد میں سے بھی جنہوں نے آپ کے پیغام پر لبیک کہا۔ ایک تو آپ کے حرم سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور ایک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جو اس وقت دس گیارہ سال کے بچہ تھے۔ اور ایک آپ کے ہم عمر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جو دور سے آپ کے ایک جدی تھے۔ لیکن آپ کا باقی تمام خاندان جو سیدنا ابوالانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد تھا۔ آپ کے مشن کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ان میں سے اکثر فتح مکہ تک آپ کی مخالفت پر ڈٹے رہے۔

قریش کا خاندان کوئی معمولی خاندان نہ تھا۔ بلکہ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان سے تھا جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور فضل سے انبیاء علیہم السلام کا ایک طویل سلسلہ چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو خاص طور پر نبوت اور حکومت کی دوگونہ نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد آپ کے دونوں بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت اسحٰق علیہ السلام نبی ہوئے۔ پھر حضرت اسحٰق کے بیٹے پوتے اور پڑپوتے نبی ہوتے چلے گئے بنی اسرائیل میں تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ لیکن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں یہ سلسلہ جاری نہ رہا۔ تاہم آپ کے خاندان میں بڑی بڑی معزز شخصیتیں پیدا ہوئیں اور آخر اسی شاخ میں سے وہ دریتیم بھی پیدا ہوا۔ جس کا نام خاتم النبیین اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ یعنے جس کو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی مہر بنا دیا۔ آپ کی تصدیق کے بغیر اور آپ کے فیض کے بغیر آئندہ کوئی فرستادہ حق قیامت تک نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اسی خاندان سے جس کی ایک شاخ سے متواتر انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ چلتا رہا۔ اور دوسری شاخ سے ایک دریتیم پیدا ہوا۔ اسی خاندان سے ابوجہل۔ ابولہب۔ عتبہ۔ ولید اور عاص جیسے ائمۃ الکفر بھی پیدا ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب تماشہ ہے کہ اسی ایک مٹی سے لالہ و ریحان۔ نرگس و یاسمن پیدا کرتا ہے۔ اور اس مٹی سے کانٹے دار جھاڑیاں اگاتا ہے۔ اسی مٹی سے سیب انگور اور آم جیسے میٹھے پھل والے درخت نکالتا ہے۔ اور اسی مٹی سے نیم بکائن اور دیگر کڑوے بیج ابھارتا ہے۔ چنانچہ جس ہستی کی اولاد سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری کیا۔ اور اس کو حکومت بھی عطا کی۔ اور فخر کائنات اور سرور دوعالم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا کئے۔ اور حضرت صدیق رضؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ جیسے عظیم الشان خلفائے راشدین پیدا کئے۔ اور اسی خاندان سے ائمۃ الکفر پیدا ہوئے۔

جب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی۔ کہ اے اللہ میری ذریت کو بھی اپنی نعمتوں کا وارث بنانا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرماتے ہوئے یہ شرط بھی لگا دی تھی۔ کہ جو ان میں سے گمراہ ہو جائیں گے۔ اور نیکی کے راستہ پر قدم نہیں ماریں گے۔ میرے انعامات سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ جب بنی اسرائیل بگڑے۔ تو ان سے نہ صرف حکومت کی نعمت چھین لی گئی۔ بلکہ نبوت کی نعمت سے بھی انہیں محروم کر دیا گیا۔ اور ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کی حالت ان پر طاری ہو گئی۔ جنہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو قبول کیا۔ جب تک وہ راہ راست پر قائم رہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ اور آپ کے بعد خلافت قائم کی۔ اور حکومت بھی دی۔ مگر بنی اسرائیل میں سے نبوت کی نعمت ہمیشہ تک کے لئے ختم کر دی گئی۔ اور نبوت کا مقام بھی بنی اسرائیل کی طرف لوٹ آیا۔ اور ایسا آیا کہ خاتم النبیین آپ کی شاخ سے پیدا ہوئے۔ اور علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا انعام آپکی امت کو عطا فرمایا۔ آپ کے خلفاء کے سوا اب قیامت تک کسی کو نبوت کی نعمت نہیں مل سکتی۔ اس لئے آپ کی امت کو یہ دعا سکھائی۔ کہ

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین آمین

اس طرح آنحضرت صلعم کے بعد خلافت علی منہاج النبوت قائم فرمائی۔ جو اسماعیلی شاخ کے نمونہ کے مطابق کئی صدیاں ایک عرصہ سے دبی رہی۔ لیکن زمانہ فیج اعوج کے بعد پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گی۔ اور جس طرح بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے متواتر ترسیل انبیاء کی نعمت اور نازل کی وہی نعمت خلافت محمدیہ کے رنگ میں امت محمدیہ پر بھی یہ نعمت ارزاں ہوگی۔

یہ خاص نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بعض خاندانوں کے لئے مختص کیں۔ لیکن جو شرط اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کے ساتھ لگائی تھی۔ کہ تیری ذریت سے جو گمراہ ہوں گے وہ میرے انعامات سے محروم رہیں گے یہ شرط دائمی ہے۔

اس سے ہم صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جن خاندانوں اور نسلوں پر اپنے خاص انعامات تفویض کئے ہیں۔ ان خاندانوں اور نسلوں کے افراد کے نیک اعمال سے مشروط ہیں۔ اصل چیز حسن عمل ہے۔ جب تک حسن عمل نہ ہو۔ منعم علیہ خاندان سے ہونا بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ بے عملی کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے ابوالانبیاء کی اولاد میں سے بھی ایسے بنی اسرائیل پیدا ہو سکتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلت و مسکنت کے قعر میں گرا دیا۔ یہ محض ان کے اعمال بد کا نتیجہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ میں نسل و قوم کی بجائے جو حسن عمل پر زور دیا ہے۔ وہ ساری قوم کے لئے ہے۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد بھی شامل ہے چنانچہ آپ نے اپنے ایک حالیہ پیغام میں فرمایا ہے۔

"مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اسلام کو برتری بخشتا رہے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ میری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہمیشہ اسلام کے جھنڈے کو اونچا کرتی رہے گی۔ اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی قربانی کے ذریعہ سے اسلام کے جھنڈے کو ہمیشہ اونچا رکھے گی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گی۔ میں اس دعا میں ہر احمدی کو شامل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو اس مشن کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ وہ کمزور ہیں لیکن ان کا خدا ان کے ساتھ ہے۔

(باقی صہ پر)

ہامان کون تھا؟

قرآن مجید کی تائید میں مصر کے آثارِ قدیمہ کی شہادت

(از مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

قرآن مجید کا یہ کمال ہے کہ اس نے بعض ایسی اہم شخصیتوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ جن کا نام تاریخ عالم میں محفوظ نہ تھا۔ عصرِ حاضر میں آثارِ قدیمہ کی کھدائیوں نے جن بھولی بسری شخصیتوں کو نمایاں کیا ہے۔ اُن میں بعض وہ نام بھی اُبھر رہے ہیں جن کے بیان میں قرآن مجید منفرد ہے۔ اور اس طرح قرآنی ـــــ صداقت کا چمکتا ہوا ثبوت مہیا ہو رہا ہے۔

قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں جن "سنادید مصر" کا ذکر کیا۔ ان میں فرعون کے بعد ہامان اور قارون کا نام آتا ہے۔ فرمایا:۔

ولقد ارسلنا موسیٰ باٰیٰتنا وسلطٰنٍ مبین ۔ الیٰ فرعونَ وھامٰنَ وقارونَ فقالوا سٰحرٌ کذّاب۔ (المؤمن آیت نمبر ۲۴-۲۵)

اور ہم نے موسیٰ کو اپنے نشانات اور کھلے کھلے غلبہ کے ساتھ فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تھا۔ مگر انہوں نے کہا یہ شخص دھوکا دینے والا اور جھوٹا ہے۔"

دوسری جگہ ترتیب میں حکیمانہ تبدیلی کرکے یہ بتایا ہے کہ قارون پہلے تباہ ہوا۔ خسف فی الارض کے ذریعہ۔ اور فرعون اور ہامان بعد میں غرقاب ہوئے:۔

وقارونَ و فرعونَ وھامٰنَ ..... ومنھم مَن خسفنا بہ الارض ومنھم مَن اغرقنا۔ (العنکبوت آیت نمبر ۴۰-۴۱)

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی ہم نے عذاب میں گرفت کیا ..... کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اسے خسف فی الارض کی سزا دی۔ اور کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اسے غرق کر دیا۔"

قرآنی بیانات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہامان سپاہِ مصر کا نگران اور سردار بھی تھا۔ اور مذہبی عمارات بھی اس کی نگرانی میں تیار ہوتی تھیں:۔

اِنّ فرعونَ وھامٰنَ وجنودھما کانوا خٰطئین (القصص آیت ۹)

فرعون، ہامان اور ان دونو کے لشکر غلطی میں مبتلا تھے۔"

"جنودھما" کے الفاظ لاکر یہ بتایا ہے کہ فرعون کے ساتھ ہامان بھی افواجِ مصر میں عمل دخل رکھتا تھا۔

دوسری جگہ بیان ہوا ہے کہ فرعون نے ہامان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے ایک بلند و بالا عمارت بنا دیجئے شاید کہ میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں۔ (القصص آیت نمبر ۳۹)

اس سے ظاہر ہے کہ فرعون کے عہدِ حکومت میں مذہبی عمارات کا نگرانِ اعلیٰ ہامان تھا۔ قارون فرعون کا افسرِ خزانہ تھا (اٰتینٰہ من الکنوز) بنی اسرائیل سے سرکاری گوداموں کی تعمیر میں غالباً بیگار قارون ہی لیا کرتا تھا۔ یہ محکمہ اس کے پاس تھا۔

مستشرقینِ یورپ کو ہمیشہ یہ اعتراض رہا ہے کہ ہامان کے متعلق قرآنی بیان غیر تاریخی ہے۔ پانچویں صدی قبل مسیح میں فارسی بادشاہ کا کمانڈر ہامان تھا۔ بائیبل کے صحیفۂ آستر میں اس کی یہود دشمنی کا ذکر ہے۔ قرآن مجید نے اسے فرعونِ موسیٰ کے زمانہ کی شخصیت بنا دیا۔ یہودِ مدینہ نے بتایا ہوگا کہ اسرائیلی تاریخ میں یہودیوں کا ایک بہت بڑا دشمن ہامان ہو گزرا ہے۔ غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ یہ ہامان حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہمعصر ہے۔ یہ اعتراض مغربی مترجمینِ قرآن کی زبانی تو سُنا کرتے تھے۔ اب مشہور و معروف مؤرخ فلپ حتّی نے "تاریخ عرب" میں اسے دہرایا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ فلپ حتّی جیسے عظیم مؤرخ اور محقق نے یہ اعتراض کیا ہے۔ انہوں نے فرعونِ موسیٰ کے زمانہ کی جو شخصیتیں مصر کے آثارِ قدیمہ نے اُجاگر کی ہیں۔ اُن کو دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ ورنہ وہ قرآن مجید کے ممنون ہوتے کہ اس نے تاریخِ قدیم کی ایک بھولی بسری شخصیت کو بے نقاب کیا ہے۔

مصر کے آثارِ قدیمہ سے یہ امر بالکل واضح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کے بعد آمون کا بڑا کاہن سب سے زیادہ مقتدر شخص [illegible]

آمون مصر کا قومی دیوتا [illegible] فرعون کو اس کا بیٹا مانا جاتا۔ وہ سب دیوتاؤں سے ارفع اور اعلیٰ تھا۔ اس دیوتا کے بڑے کاہن کے یوں تو بہت سے خطاب تھے۔ لیکن وہ عرفِ عام میں "ھَم آمون" کے مختصر خطاب سے یاد کیا جاتا۔ جس کے معنی خادم آمون یا پیغمبر آمون کے ہیں۔ مصر میں چھوٹے کاہن کو "واب" (یعنی مقدس اور پاک و صاف) کہتے۔ اور بڑے کاہن کو "ھَم نطر"۔ ھَم کے معنی خادم اور غلام کے ہیں اور نطر کے معنی خدا کے یعنی خادمِ خدا یا پیغمبرِ خدا۔ (دی ریلیجن آف اینشینٹ ایجپٹ از سموئیل مرکہ صفحہ ۱۳۲)

یہ تو کاہنوں کی عام تقسیم تھی۔ دیوتاؤں کے لحاظ سے بڑے کاہن کے خطاب میں اُس دیوتا کا نام شامل ہوتا۔ مثلاً

ھَم آمون :۔ آمون دیوتا کا بڑا کاہن۔
ھَم کا :۔ کا دیوتا کا بڑا کاہن۔
ھَم رَع :۔ رع دیوتا کا بڑا کاہن۔

(دی ڈوے لرز آف دی نائل اندراس بُج صفحہ ۱۴۸، صفحہ ۱۶۸، صفحہ ۱۷۰)

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام

اپنی تمام تمنّاؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدّم کرو

" اللہ تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحبِ برکات وہی شخص ہے۔ جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربّی العظیم اور سبحان ربّی الاعلیٰ کہا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنّا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عظمت ہو جس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آ سکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو لوگ اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی مؤید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے لئے جوش نہیں رکھتے انکی نمازیں جھوٹی ہیں۔ اور ان کے سجدے بیکار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف جنتر منتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے، ایسا ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذّت نہیں دے گا۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنّا ہوتی ہے۔ لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ ساری تمنّاؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدّم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے۔ تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقتُ الجنّ والانس الّا لیعبدون (پ ۲۷) انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرّب بندوں میں سے بن جائے گا۔ مُردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے کہ مُردہ کے مُنہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل جاتی ہے۔ اسی طرح شقاوت کی حالت میں کوئی اچھی چیز اندر نہیں جا سکتی۔ یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو۔ اور ایسا جوش ہو کہ خود بھی نہ جان سکے کہ یہ جوش مجھ میں کیوں ہے۔ بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں۔ مگر سوائے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا۔" (الملفوظات صفحہ ۲۷۷ و صفحہ ۲۷۸)

آمون دیوتا کے بڑے کاہن کا نام "ھَم آمون" قابلِ غور ہے۔ یہ کاہن اُسقفِ اعظم کے درجہ پر فائز تھا۔ اسی کا نام قرآن مجید میں ہامان آیا ہے۔ نام میں جو تھوڑا بہت فرق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قدیم مصر میں آمون دیوتا کے نام کی معمولی فرق کے ساتھ مختلف صورتیں مروج تھیں۔

آمان، اَمَن، آمون وغیرہ قدیم صورت اَمان ہے۔ "ھَم آمان" ہامان کے بالکل مشابہ ہے۔ محاورۂ عام میں اسے ہامان ہی کہا جائے گا۔ لیجئے اس کا تاریخی ثبوت بھی موجود ہے۔

فونیشی نسل کے لوگ جنہیں تاریخ میں کارتھیجی کہتے ہیں بعل دیوتا کے پجاری تھے۔ یہ لوگ چونکہ مصری تہذیب کے زیرِ اثر تھے مصری میتھالوجی سے متاثر ہو کر انہوں نے مصر کے دیوتا آمون کو بھی اپنی دیومالا میں شامل کر لیا۔ انہوں نے بعل کو "خادمِ آمون" کا خطاب دے کر آمون کے تابع کر دیا اور اس کا نام "بعل ہامان" رکھا۔ یعنی "بعل خادمِ آمون"

ماہرینِ آثارِ قدیمہ یہ مانتے ہیں کہ نام کی یہ تبدیلی آمون دیوتا کو اپنانے کی وجہ سے ہوئی ہے۔[5] اس سے ظاہر ہے کہ مصر اور ہمعصر اقوام میں "ھَم آمون" کا خطاب محاورۂ عام میں ہامان تھا۔

یہ امر بہت دلچسپ ہے کہ ہامان کے نام پر مصر کا ایک قدیم شہر بھی آباد تھا۔ ہرموپولس کا قدیم نام "ہیمنو" نکلا ہے۔ مصریات کے ماہرین کی یہ رائے ہے کہ اس شہر میں آمون دیوتا کے کاہنوں کی سعی کے نتیجہ میں جب آمون کی عبادت شروع ہوئی اور وہ دوسرے دیوتاؤں پر چھا گیا اس وقت اس کا نام "ھیمنو" رکھا گیا۔[6]

یہ امر زیادہ قرینِ قیاس ہے کہ اس شہر کا نام ہامان کے نام پر ھیمنو رکھا گیا۔ ہامان کے معنی خادم آمون کے ہیں۔ جب آمون کے خدام اور کاہن اعظم اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے تو انہوں نے اس شہر کو اس انقلاب کے پیشِ نظر ایک نیا نام دیدیا۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ ہامان ایک تاریخی خطاب ہے۔ معبد آمون کے کاہن اعظم کو ہامان کہا جاتا تھا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہامان کون شخص تھا؟ آثارِ قدیمہ اس سلسلہ میں بھی ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو فرعونوں کا زمانہ پایا۔ رعمسس دوئم کے محل میں آپ پروان چڑھے۔ اور "مرنی فتاح" وہ فرعون ہے جو کہ غرق ہوا۔ آپ کے زمانہ میں "پیغمبر آمون" کے عہدہ پر پہلے "نے بُن نیعت" مامور تھا۔ اور اس کے بعد "راعو"۔ اوّل الذکر رعمسس دوئم کے زمانہ کا ہامان تھا۔ اور ثانی الذکر اس کے بیٹے "مرنی فتاح" کے زمانہ کا "پیغمبر آمون"۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہامان کا انتخاب کس طرح عمل میں آیا۔ الیگزنڈر مورت اپنی کتاب "نیل اور مصر کی تہذیب" میں لکھتے ہیں:-

"رعمسس دوئم کے زمانہ سے "آمون کے پیغمبر اعلیٰ" کا درجہ فرعون کے نظامِ حکومت میں سب پر فائق تھا۔ ہمیں یہ علم ہے کہ رعمسس دوم نے کس طرح اپنے عہد کے پہلے سال میں "نے بُن نیعت" کو "آمون کے اوّل پیغمبر" کے طور پر منتخب کیا۔ یہ شخص اس سے قبل مصر کے سب دیوتاؤں کے کاہنوں کا سردار تھا۔۔۔۔ بادشاہ اسے منتخب کر چکا تھا۔ لیکن ظاہر یہ کیا گیا کہ اس کا انتخاب آمون دیوتا کے ہاں ہاتفِ غیب کے ذریعہ ہوا۔ بادشاہ نے آمون دیوتا کے حضور معبد کرناک میں حاضر ہو کر اپنے دربار کے تمام افسران، تمام کاہنوں، اور موجود الوقت سب بڑے بڑے لوگوں کے نام اس عہدہ کے لئے پیش کئے۔ آمون دیوتا کسی ایک پر راضی نہ ہوا لیکن جب اس نے "نے بُن نیعت" کا نام لیا تو آمون نے اپنی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار کر دیا بعد آمون میں ہاتفِ غیب کی تائید حاصل کرنے کے بعد بادشاہ "نے بُن نیعت" سے یوں مخاطب ہوا۔ "آپ اب آمون کے پیغمبر اعلیٰ ہیں معبد آمون کے دو خزانے اور اس کے ذخیرے غلے کے گودام اب آپ کی تحویل میں ہیں "ہاتور" دیوتا کا معبد آپ کے عصائے حکومت کے تحت ہے آپ کا بیٹا وہاں نگران اعلیٰ ہوگا۔۔۔۔" عدالتِ عالیہ اور اس کے تیس ججوں نے اس انتخاب پر بادشاہ اور کاہن اعظم کو مبارکباد دی۔ اور خوش آمدید کہا۔ تب بادشاہ نے دو خاص طلائی مُہریں اور سونے کا شاہی عصا "نے بُونیعت" کو نذر کیا اور اسے مندرجہ ذیل خطابات دے کر اپنے عہدہ پر مامور کیا۔

ا۔ آمون کا پیغمبر اعلیٰ (ھَم آمون یا ہامان)
ب۔ دہرے خزانوں اور گوداموں کا ناظم اعلیٰ
ج۔ سپاہ مصر کا ڈائریکٹر۔
د۔ دارالحکومت تھیبس کے تمام دستکاروں کا نگران :منتظم

(The Nile and Egyptian civilization by Moret P. 334)

رعمسس دوئم کے بعد اس کا بیٹا "مرنی فتاح" برسرِ اقتدار آیا۔ اس کے زمانہ میں آمون کا کاہن اعظم راعو تھا۔ پہلے بادشاہ کاہن اعظم کو منتخب کیا کرتا۔ اب کاہن اعظم اس درجہ مقتدر تھا کہ اس نے اپنی نسل میں سلسلہ کہانت کے اجرا کے لئے بادشاہ کو رضامند کر لیا۔

ان تفصیلات سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید نے فرعون کے بعد ہامان کا ذکر کیا ہے۔ اس سے مراد مصر کا اُسقفِ اعظم "پیغمبر آمون" ہے۔

معبد آمون کا پیغمبر برداشت بھی کس طرح کر سکتا تھا کہ اُس کی موجودگی میں خدائے یہوواہ کا پیغامبر لوگوں کو اپنی طرف دعوت دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیغام نہ صرف دینِ آمون کے لئے خطرہ تھا بلکہ کاہن آمون کے اقتدار کے لئے بھی چیلنج تھا۔ قرآنی بیانات سے ہامان کے متعلق مندرجہ ذیل امور واضح ہیں:-

۱۔ فرعون کے بعد اسے دوسرا درجہ حاصل تھا۔
۲۔ فوج میں بھی وہ عمل دخل رکھتا تھا "جنودھما" میں فرعون اور ہامان کی فوجوں کا ذکر ہے۔
۳۔ مذہبی عمارات کی تعمیر اس کے سپرد تھی
۴۔ اس کا نام یا خطاب ہامان تھا۔

ھم آمان یعنی "پیغمبر آمون" کے متعلق یہی باتیں مصر کے آثارِ قدیمہ سے ثابت ہیں۔ علمائے مصریات لکھتے ہیں کہ کاہن آمون کی دولت اور اقتدار اس قدر ترقی کر چکا تھا کہ عملاً اُس کی ایک الگ ریاست تھی جو کہ مملکت اندر مملکت" کی مصداق تھی مصر کی زمین کا سب سے زیادہ حصہ معبد آمون کے پاس تھا۔ نوبیا میں طلائی معاون کا علاقہ آمون کے لئے وقف تھا مالِ غنیمت کا معقول حصہ نذر ہوتا۔ غلاموں کی بڑی تعداد زیرِ نگیں تھی۔ چھ لاکھ ایکڑ زمین "ہیلیوپولس" کے معبد آمون کے لئے وقف تھی اور اسی ہزار انسان خدمت کے لئے مامور عظیم الشان مذہبی عمارات کی تعمیر کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا۔ کاہن اعظم ان تعمیرات کا نگرانِ اعلیٰ تھا۔ اس کا خطاب تھا "مصر کے صناعوں کا اعلیٰ سردار" معبد آمون کی الگ فوج بھی تھی۔ جو کہ کاہن اعظم کے ماتحت تھی۔ (تاریخ مصر از بریسٹیڈ ص ۵۰۹)

فرعونی افواج کا بھی وہ سردار تھا۔ اس کا خطاب تھا "سپاہ مصر کا نگرانِ اعلیٰ" معبد آمون کی ریاست پر فرعون برائے نام حاکم تھا۔ ہر قسم کے ٹیکس سے یہ ریاست آزاد تھی۔ سب سے اوپر آمون دیوتا تھا۔ اس کے نیچے فرعون جو کہ آمون کا بیٹا مانا جاتا۔ آمون اور فرعون کے درمیان کاہن اعظم واسطہ تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دینِ آمون اور کاہن آمون سارے مصر پر چھائے ہوئے تھے۔ ہامان کا اقتدار نصف النہار پر تھا۔ اس کے باوجود ساحرینِ مصر خائب و خاسر ہوئے۔ اور کلمہ حق بلند و بالا ہوا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار آجکل ناک کی ہڈی کے آپریشن کے سلسلہ میں گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہے نیز میرے ماموں عبد المجید صاحب عرصہ دو سال سے اعصابی اور معدہ تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔
(مبارک احمد نذیر ولد الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۲) میرا لڑکا تسنیم فاروق بوجہ خسرہ و بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔
(شیخ بشیر احمد لیدر مرچنٹ راوی روڈ اوکاڑہ)

(۳) میں تقریباً پانچ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ نیند نہیں آتی اور طبیعت میں بے چینی رہتی ہے۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع سیالکوٹ چھاؤنی)

(۴) میرے تایا جان چوہدری میراں بخش صاحب ۹ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شریف قائد خدام الاحمدیہ میانوالی ضلع سیالکوٹ۔)

(۵) میرے لڑکے منیر احمد کی گذشتہ دنوں چھکڑے کے حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی پریشانی بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد علی چک نمبر ۱۰۳ RB کریانوالہ ضلع لائلپور)

---

[5] دی ریلیجس لائف آف اینشینٹ ایجپٹ از پیٹری ص ۲۱ ۔

[6] دی ریلیجن آف اینشینٹ ایجپٹ از سموئیل مرکر ص ۱۶۱، ص ۲۰۲۔

زمین کے سینے میں!

(از کلیم اللہ خان ابن پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب)

زمین کے سینے پر ابھرے ہوئے لاانتہا سلسلہ ہائے کوہ — سمندری پانیوں کی لامحدود وسعتیں — ہولناک و لرزہ خیز اتھاہ تاریک غار — اور ہوائی خول اندر خول — انسانی ارتقاء کے ابتدائی ادوار سے ہی انسان کی جولانگاہ بنی ہوئی ہیں — مشکلوں میں بے سوچے سمجھے کود پڑنے ، ان دیکھی منزلوں کی جستجو کرنے اور بھیدوں کو پا لینے کی خواہش نے کبھی انسان کو نچلا نہ بیٹھنے دیا — بالآخر انسان نے زمین کے سنگلاخ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اپنے پیروں کی دھول اڑائی — اوّل اوّل سمندروں کے سینے پر درختوں کے تنوں کے سہارے بہنا سیکھا — اور جب ناموافق قوتیں اس کے مدمقابل آئیں تو اس نے ان کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی بجائے اپنی بہتر مدافعت کے اسباب فراہم کرنے اور درختوں کے یہ بہتے ہوئے تنے مختلف ادوار سے گزرنے کے بعد باقاعدہ جہازوں کی صورت اختیار کر گئے۔

انسان نے جب ہوائی کرہ میں پرندوں کو اڑتے دیکھا تو اس کو بھی طائروں کی طرح اڑنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور اسی خواہش نے بالآخر مختلف زمانوں سے گذرنے کے بعد ہوائی جہاز کا روپ دھار لیا۔

غرض انسانی بے شمار خوابوں نے حقیقت کا لبادہ اوڑھ لیا اور انسان نے زمین کے سینے پر ان گنت چیزوں ، ہوا ، پانی ، آگ ، کو مسخر کیا — اس کے بعد بھی انسانی نگاہیں کسی اور چیز کی متلاشی ہیں — اب انسان تحت ثریٰ سے اٹھ کر اوج ثریا تک پہنچنا چاہتا ہے — اب انسان زمین پر رہتے ہوئے چاند پر گھر بنانا چاہتا ہے — اب انسان زمین کے سینے پر نہیں — زمین کے سینے میں جھانک کر دیکھنا چاہتا ہے — چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر روئے زمین کے سائنسدان متفقہ طور پر سرگرم عمل ہیں۔

انسان کے سوچ بچار — اس کے نت نئے تجربات — اور اس کی دیگر کامیابیوں نے یہ بات اس پر منکشف کر دی کہ زمینی تہہ نسبتاً انڈے کے خول سے زیادہ موٹی نہیں۔ اور اس بات نے اس کی سرگرمی کو تیز تر کر دیا کہ وہ اس سنگلاخ زمین کے سینے میں سوراخ کرے اور جھانک کر دیکھے کہ اس میں کیا ہے —؟

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ زمین کی تہہ کی اوسطاً موٹائی ۱۸ میل ہے۔ اور اب تک وہ صرف ۴ میل گہرائی تک سوراخ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں — لہذا ابتداً یہ کام بڑا عجیب نظر آتا ہے۔ تاہم ہر کام پر سینہ سپر ہو کر آنے والے سائنسدانوں کی کاوشیں جاری و ساری ہیں۔

تحت الارض کی زلزلائی لہروں کی رفتار کا مطالعہ جس سے وہ چلتی ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ زمین کے سینے کی موٹائی بعض جگہوں پر نسبتاً کم ہے۔ خصوصاً سمندر کی تہہ میں جہاں شاید اس کی موٹائی ۲ تا ۳ میل ہے اس وسیع و عریض زمین پر ایسی جگہیں کئی ہیں۔ جہاں زمین کا پوست کم موٹا ہے — ان میں سے امریکہ کے لئے ایک نہایت ہی موزوں جگہ ۳ میل گہرے پانی میں شمالی "Puerto Rico" ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بحریہ کے پاس اس قسم کے جہاز موجود ہیں جو کہ سمندر کی چھاتی سے تہہ میں اتر کر زمین کے سینے میں سوراخ کرنے والے مچان کھڑے کر سکتے ہیں — پھر مزید تین میل سوراخ کر سکتے ہیں اور یہ امریکی منصوبہ (Moho) کے لئے بنیادی اصول ہے — جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام سائنسدانوں کی نگاہیں اس طرف مرکوز ہیں۔ لیکن ان سب میں برطانیہ اور روس پیش پیش ہیں اور ان کے منصوبے بھی تقریباً ایک جیسے ہیں۔ اور ان کی کاوشیں دوسروں سے کہیں زیادہ ہیں اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ۲ تا ۳ سال تک ان میں سے کوئی نہ کوئی زمین کے سینے کو دل تک چیر کر جھانکنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

قدغل

جہاں سائنس دان پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ اصل میں زمین کا ۱۷۵۰ میل موٹا بالا پوش ہے — اور یہ بے شمار منجمد اور ایک ہی وضع کی چٹانوں پر مشتمل ہے جو غالباً اس پگھلے ہوئے پہاڑی مادے سے مشابہ ہیں جو کہ گہرے جوالا مکھی پہاڑوں سے نکل کر بہتا ہے

قدغل کے نیچے گرم گرم پگھلا ہوا اور کھولتا ہوا لوہا اور سیسہ ہے جو کہ زمین کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود زمین کے عین وسط میں ایک ٹھوس لوہے کا گولا جس کا قطر ۱۵۰۰ میل ہے۔ اور یہی "دل" کا کام کرتا ہے مرکز میں (۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۴ ایم) ہوائی دباؤ میں اس قدر زیادہ ہے کہ یہ مائع لوہے کو منجمد کر دیتا ہے

اب سائنس دانوں کی کاوشوں اور نت نئے تجربات کا دلچسپ پہلو یہ ہے۔ ... آخر یہ زمین کس طرح ایک منظم نظام اور باقاعدہ طور پر پیدا کی گئی اور یہ کیسے ایک کام کرنے والی مشین کی طرح عمل پیرا ہے۔

ان گنت تجربات کے نتائج نے اس بات میں شبہ کی گنجائش ہی باقی نہیں چھوڑی کہ زمین ایک ہیبل "ڈائینمو" ہے۔ جس کے متحرک اجزاء ہیں — اس کے کام کے متعلق ہم مثال کے طور پر کہہ سکتے ہیں کہ زمین کا مائعاتی حلقہ ، سطحی ٹھوس حصے سے نہایت آہستہ آہستہ گردش کرتا ہے — اور ہر ۱۶۰۰ سال میں ایک پوری گردش ضائع کرتا ہے — دیکھنے میں تو یہ ایک بہت ہی لمبا عرصہ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اگر اسکو چھوٹے پیمانے میں ماپا جائے تو اس کی گردش کی کمی صاف عیاں ہو جائے گی۔ چنانچہ اس کی سالانہ کمی ۱۵ میل اور روزانہ کمی ۲۰۰ فٹ۔ ظاہر ہوا کہ زمینی مائعات ٹھوس حصے سے گردش میں روزانہ ۲۰۰ فٹ پیچھے رہ جاتے ہیں۔

ایک اور بات جو بڑی دلچسپ معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ اگر آپ کسی زمینی خطہ کے مالک ہیں تو اس زمین پر آپ کا حق مرکز زمین تک پہنچتا ہے۔ لیکن ۱۷۵۰ میل کی گہرائی پر پہنچ کر آپ کی زمین کا نچلا حصہ مسلسل مگر گا ہے گا ہے مغرب کی طرف حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسکی رفتار غالباً ایک میل فی ماہ سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ اور یہ حقیقت کہ زمین ایک "متحرک جسم" ہے وہ اس علم کو ممکن بنا دیتی ہے۔

مقناطیسی وسعت

ماہرین ارض نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ زمین کے سینے میں قوت کہربائی (برقی قوت) بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر یہی قوت زمین کے سینے میں مقناطیسی اثر کا جال بن جاتی ہے۔

اس مقناطیسی میدان میں کئی نقشے بنتے ہیں اور کئی گڑھے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ نقشے (نمونے) اور اتار چڑھاؤ (گڑھے وغیرہ) کیوں پیدا ہوتے ہیں —؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے پیدا ہونے کی وجہ دراصل ان مختلف اقسام کی چیزوں کی حرکات و سکنات کا نتیجہ ہے جو کہ زمین کے سینے میں کھولتے ہوئے مائعات کی سطح پر تیرتے پھرتے ہیں

سائنس دانوں نے نہ صرف اس مقناطیسی قوت کے دائرہ عمل کا پتہ کیا بلکہ اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ یہ نمونے اور گڑھے وغیرہ مغرب کی طرف حرکت کرتے ہیں — اور چونکہ زمین زیادہ تر مشرق کی طرف جھکی رہتی ہے اس لئے یہ نقشے اور گڑھے زمین کی سطح کی نسبت بہت ہی آہستگی سے مشرق کی طرف ہلتے ہیں۔

اس انکشاف سے یہ بات ظاہر و باہر ہو جاتی ہے کہ زمین کے سینے میں دل کے اطراف کا حصہ نہایت ہی آہستگی سے حرکت کرتا ہے۔

گمشدہ رقم

مبلغ تیس روپے دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور نصرت گرلز ہائی سکول کے درمیان گر گئے ہیں۔ بہت تلاش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ جس دوست کو یہ رقم ملے۔ قریشی برادرز کو پہنچا کر ممنون فرماویں۔

(خاکسار فتح محمد)

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا عزیزم رشید احمد میڈیکل کالج لاہور سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے دوسرے سال کا یونیورسٹی امتحان دے رہا ہے۔ عزیزم موصوف نے میٹرک اور ایف ایس سی میڈیکل میں وظیفہ حاصل کیا تھا۔ اس امتحان میں اس کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری لڑکی عزیزہ امۃ الحمید نے ایف اے کا امتحان دیا ہے اسکی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر احمد۔ ایم بی بی ایس میڈیکل افیسر انچارج سول ہاسپٹل حافظ آباد

(۲) چوہدری نسیم محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں ان دنوں بعض شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ دوست محمد شاہد ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ دیکھا آج بعمر ۹۰ سال فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے۔ آمین۔ محمد دین علی پور کھوکھراں

یوم خلافت کی تقریب پر مختلف مقامات پر

احمدی جماعتوں کے جلسے

کراچی

مورخہ ۲۷ مئی بروز بدھ بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ عام یوم خلافت کی تقریب پر منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز عبد اللطیف صاحب چغتائی نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اس کے بعد جلال محمود صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعد ازاں محمد جمیل احمد صاحب چغتائی نے یوم خلافت کی اہمیت اور نظام کی برکات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ نے خلافت حقہ اسلامیہ کی عظمت اور اہمیت پر تقریر فرمائی۔ مکرمی عبد السلام صاحب نے "مصلح موعود" کے عنوان پر اپنی نظم پڑھ کر سنائی۔ تیسری تقریر مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات کو نہایت مدلل رنگ میں پیش فرمایا کہ "نظام عالم میں سب سے بہتر نظام خلافت کا نظام ہے"

محترم مرزا صاحب کی تقریر کے بعد جناب مکرم مولانا عبد المالک خانصاحب مربی سلسلہ نے خلافت اور اس کی حقیقت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

مکرم مولانا عبد المالک خانصاحب کی تقریر کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل نے اپنی ایک نظم "خلافت" کے عنوان پر پڑھ کر سنائی۔ آخر میں صدر صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کے اختتام سے قبل مکرم محترم شمیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی صحت کے بارے میں احباب کو تازہ اطلاع سے مطلع کرتے ہوئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی۔ آخر میں محترم مولوی عبد اللہ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

(بشیر الدین احمد سامی)

لاہور

"یوم خلافت" کا جلسہ بصدارت سید بہاول شاہ صاحب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں بوقت ۶½ بجے شام بتاریخ

۲۷/۵/۵۹ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ محمود الحق صاحب نے کی۔ عبد الحمید خانصاحب شوق نے ترنم سے نظم "خلافت گلشن اسلام کی ہے پاسباں واللہ" پڑھی۔ مکرم ڈاکٹر عبید اللہ خان صاحب مسلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت اولیٰ کے قیام کے چشم دید حالات اور واقعات بیان کئے۔

جناب خالد ہدایت صاحب بی اے نے "شان خلافت" پر خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ کی تقریر "نبوت ایک بیج ہوتی ہے۔ خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلاتی ہے" کے موضوع پر ہوئی۔ محترم ملک فضل کریم صاحب بی اے نے خوش الحانی سے برکات خلافت پر نظم پڑھی مکرم جناب مولوی شیخ عبد القادر صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین انجمن نہیں بلکہ خلیفہ ہے" کے موضوع پر مدلل اور عام فہم انداز میں تقریر کی۔

مکرم عبد الرؤف صاحب نے حضرت اقدس کی نظم "حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو" پڑھی۔ "خدمت خلق کے کام خلافت ثانیہ کے" موضوع پر چوہدری شاہ محمد صاحب نے تقریر کی۔ "خلافت منہاج نبوت" کے مضمون پر صدر جلسہ سید بہاول شاہ صاحب نے تقریر کی۔

اجتماعی دعا

اختتام جلسہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور مکرم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت کراچی کی شفایابی اور حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کی بیماری سے کامل شفایابی کے لئے درد و الحاح سے دعا کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام یوم خلافت ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء کو احمدیہ ہال میں منایا گیا۔ جلسہ کا آغاز چار بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ فرحت اختر اور مبارکہ نیر صاحبہ کے علاوہ جناب مولوی عبد الخالق صاحب نے مسئلہ خلافت کی اہمیت پر بڑی جامع تقاریر کیں۔ چھ بجے دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جمیلہ عفر فانی
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی

راولپنڈی

زیر صدارت مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مسجد احمدیہ مری روڈ میں پانچ بجے شام سے لے کر تا نماز مغرب کامیابی سے جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد نے فرمائی۔ اور نظم محمد علی صاحب و رشید احمد صاحب بھٹی نے پڑھی۔

صاحب صدر نے جلسہ ہذا کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدہ مندرجہ ذیل مقررین نے اپنے اپنے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

(۱) خواجہ رشید احمد صاحب سیالکوٹی "خلافت کی اہمیت و ضرورت"

(۲) مولوی محمد صدیق صاحب شاہد "خلافت ثانیہ کے عہد میں تبلیغ"

(۳) مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ نے "خلافت احمدیہ اور انجمن"

(۴) دین محمد صاحب شاہد ایم اے نے "مقام خلافت"

(۵) مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ "برکات خلافت"

دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

لائل پور

جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نائب امیر منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ غلام احمد صاحب نے کی۔ اور نظم بشیر احمد صاحب شاہد نے پڑھی۔ چوہدری عبد المجید صاحب بی اے نے "خلافت کی ضرورت اور اس کی برکات" پر تقریر کی۔ اور عزیز بشارت احمد نے نظم سنائی۔ اور چوہدری غلام دستگیر صاحب نے جلسہ یوم خلافت کی غرض و غایت اور اہمیت واضح کی۔ اور خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مربی ضلع لائلپور نے "اسلام اور جماعت احمدیہ میں خلافت" کے ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علماء سلسلہ احمدیہ کے حوالجات پیش کئے۔

چوہدری عبد السعید صاحب بھٹی نے ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ میں قیام خلافت دراصل احمدیت کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ میر مستری محمد صدیق صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم سنائی جس سے سامعین پر غیر معمولی رقت طاری ہو گئی۔ اور حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعا کی زبردست تحریک ہوئی۔

آخر پر مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع لائلپور نے دلچسپ پیرایہ میں برکات خلافت کے چشم دید واقعات و حقائق بیان فرمائے اور پھر لمبی دعا کرائی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم کیا گیا۔

(سید احمد علی سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ لائل پور)

پشاور

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء چار بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹر میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی محمد لطافت صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد خواجہ محمد یوسف صاحب نے خلافت کے متعلق اپنی [illegible] ۔ بعدہ میاں عبد الرفیق صاحب اوورسیر نے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون الفضل خلافت نمبر سے پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے برکات خلافت سے متعلق وضاحت سے تقریر فرمائی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع قیام خلافت پر ہی ہوا

نماز مغرب کے بعد میں نے احباب سمیت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے اجتماعی دعا نہایت سوز و گداز کی فضا میں کرائی۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال نے بھی تحریک فرمائی کہ احباب کرام فرانکفورٹ کی مسجد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ چنانچہ بعض احباب نے وعدے لکھائے۔

(شمس الدین امیر جماعت احمدیہ پشاور)

گجرات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم خلافت منانے کے لئے احباب جماعت احمدیہ گجرات مسجد میں جمع ہوئے عورتیں بھی جلسہ میں شامل ہوئیں جلسہ زیر صدارت راجہ محمد علی امیر ضلع منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب نے کی اور نظم کرم الدین صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم خورشید عالم صاحب نے آیت استخلاف سے خلافت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد راقم الحروف نے اخبار سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا رقم فرمودہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر مولانا غلام احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ نے قرآن کریم اور رسالہ الوصیت سے نظام خلافت پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اخیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے اجتماعی دعا کی گئی۔ (احمد حسن سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۳ فک الرہن موضع ہرسہ بلیہ تحصیل چنیوٹ

فوزا۔ موں۔ حال پسران راجہ جٹ احمد شیرا۔ سردارا۔ اللہ یار۔ بانون۔ حیات دوست محمد نابالغان پسران شہادتہ بر فاقت اللہ یار برادر خود جٹ سکنہ ہرسہ بلیہ تحصیل چنیوٹ۔

بنام اللہ یار۔ برخوردار پسران غلام محمد۔ خوشی ولد احمد راجپوت۔ چندہ شاہ ولد جلال شاہ سید بخاری۔ فضل شاہ ولد قلندر شاہ سید بخاری چک ۱۵۶ تحصیل چنیوٹ۔ کشن لال ولد گوپال داس غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۹ کا ۲۲/۲۲ بمطابق رجسٹر جمعبندی ۵۴-۱۹۵۳ء۔

مندرجہ بالا میں اللہ یار وغیرہ مسلم حاضری عدالت سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں کشن لال غیر مسلم مول اللہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلا گیا ہے۔ ان پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۵/۶/۵۹ کو صبح ۷½ بجے حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۵/۵/۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۱۳ فک الرہن موضع ڈگری تحصیل شورکوٹ

احمد ولد دتہ۔ پٹھانہ خان۔ سیوال خان پسران شیاسنہ خان۔ محمد ولد دتہ بلوچ سکنہ ڈگری تحصیل شورکوٹ۔

بنام۔ گوردتہ ولد گنیش داس۔ دیوی داس ولد سوبھا رام۔ تلسی داس ولد منوہر رام۔ کرم چند ولد گنگو رام۔ تارا چند ولد کشن چند۔ گنپت رام۔ جیون داس پسران سیوا رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۱/۱ کا ۶۲۳/۸۵۴۴ حصہ بقدر ...۔ کھاتہ ۱۷ کا ۶۲۳/۸۵۴۴ بقدر کھاتہ نمبر ۱۸ کا ۲۴/۳۰۶ حصہ بقدر ... کل اراضی ... ڈگری۔

مندرجہ بالا میں گوردتہ وغیرہ غیر مسلم فریق دوم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۲/۶/۵۹ بوقت صبح ۷½ مقام جھنگ صدر حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۹/۵/۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دس سال میں چودہ ہزار طلبہ نے فنی تربیت حاصل کی

اقوام متحدہ کی دس سالہ فنی امداد کی رپورٹ!

اقوام متحدہ ۳ جون اقوام متحدہ کی فنی امداد سے متعلقہ رپورٹ کے مطابق گزشتہ دس سال کے دوران آٹھ ہزار ماہرین نے مختلف ممالک کے ایک سو چالیس علاقوں میں کام کیا۔ اس کے علاوہ چودہ ہزار طلبہ اور سرکاری حکام نے ۸۰ ممالک کی ۲۳ کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی امداد سے غیر ممالک میں تربیت حاصل کی۔

اقوام متحدہ کی فنی امداد کے بورڈ کی سالانہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۶۰ء سے نئے فنی امداد کے منصوبوں میں پانچ فی صد کمی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ بیشتر ممالک نے اپنا چندہ ادا نہیں کیا۔ اس وجہ سے امریکہ کی پیش کردہ پوری رقم استعمال نہیں کی جا سکتی۔ امریکی کانگرس نے اقوام متحدہ کے خاص ——— ۲

(۳) فنڈ اور فنی امداد کے پروگرام میں اس شرط پر تین کروڑ اسی لاکھ ڈالر دینا منظور کئے تھے کہ امریکہ کا چندہ تمام ممالک کے مجموعی چندہ کی رقم کا چالیس فی صد سے زائد نہ ہوگا گزشتہ برسوں میں امریکہ ساٹھ فی صد تک رقم دیتا رہا ہے۔

اس رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ فنی امداد کے میدان میں اقوام متحدہ کی سرگرمیاں بہت کامیاب اور پس ماندہ ممالک کی ضروریات کے مطابق رہی ہیں جو اپنے اقتصادی وسائل کو ترقی دینے کے لئے اس کی امداد لے رہے ہیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۳۰ فک الرہن واقعہ موضع ڈگری تحصیل شورکوٹ

خدا بخش۔ نبی بخش پسران محمد خان۔ احمد خان ولد اللہ دتہ قوم بلوچ سکنہ موضع ڈگری۔ تحصیل شورکوٹ بنام ڈلی رام۔ گھنشام۔ ٹاہلا پسران موتی رام بدھو رام بسو رام پسران جندہ رام۔ کنہیا لال۔ رام جی داس۔ پسران ہری چند۔ غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۶۵ کا ۹/۴۴ حصہ بقدر ۱۷ مرلہ موضع ڈگری

مقدمہ بالا میں ڈلی رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۲/۶/۵۹ بوقت صبح ۷½ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۹/۵/۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۱۳ فک الرہن واقعہ موضع دنوکہ تحصیل چنیوٹ

دتہ و محمد پسران داد سماۃ فاطمہ بیوہ مریدو والدہ سلطان فقیر سکنہ دنوکہ۔ تحصیل چنیوٹ بنام نانک چند ولد رام کشن غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۲۱۲ کا ½ حصہ بقدر ... کھاتہ ۲۹۲ کا ۲/۲۳ حصہ بقدر یک مرلہ کل تعدادی ... مطابق جمعبندی سال ۵۵-۱۹۵۴ء

مندرجہ بالا میں نانک چند فریق دوئم غیر مسلم ہے جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلا گیا ہے جس پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۲/۶/۵۹ بوقت صبح ۷½ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری اس کے خلاف کارروائی یک طرفہ کی جائیگی

آج مورخہ ۲۵/۵/۵۹ بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

مہر عدالت (دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ

برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں تجنید کے خانہ میں مندرجہ ذیل امور کا ضرور تذکرہ فرمایا کریں۔

(۱) گذشتہ ماہ خدام کی کل تعداد

(۲) اطفال سے خدام بننے والوں کی تعداد اور ان کے نام معہ پتہ جات و دیگر کوائف۔

(۳) خدام سے انصار بننے والوں کی تعداد اور ان کے نام معہ پتہ جات و دیگر کوائف۔

(۴) کتنے خدام کے رکنیت فارم پر کروا کر مرکز کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

(۵) خدام کی کل تعداد موجودہ۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سوڈان میں حکومت کا تختہ اُلٹنے کی کوشش کی گئی تھی،

وسیع پیمانے پر گرفتاریاں۔ اسلحہ و بارود کے ذخائر پکڑے گئے

بیروت ۱۲ جون۔ سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں سپریم کونسل کے دو ارکان اور متعدد دوسرے افراد کی گرفتاری کے بعد یہ اطلاع منظر عام پر آئی ہے کہ سوڈان میں حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک زبردست کوشش کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔

سوڈان کی سپریم کونسل کے دو ارکان جنرل رحیم شنان اور جنرل محی الدین احمد عبداللہ کو غداری اور بیس دوسرے فوجی افسروں کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ متذکرہ دونوں جرنیل فوج کے چند یونٹ ساتھ لے کر خرطوم میں داخل ہو گئے تھے۔ اور سوڈان کے سپریم کمانڈر جنرل عبود کو مجبور کیا تھا کہ انہیں (ان دو جرنیلوں کو) سپریم کونسل میں شامل کر لیا جائے۔ ان جرنیلوں نے یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ جنرل وہاب سپریم کونسل اور فوج کے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔ جنرل عبود نے مجبوراً یہ مطالبات تسلیم کر لئے تھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جرنیل بعض فوجی افسروں اور سابق سیاسی لیڈروں کی اعانت سے ۲۲ مئی کو ملک میں انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان جرنیلوں نے مشرقی علاقہ میں مقیم فوج کی دو رجمنٹوں کو فوراً خرطوم پہنچنے کے لئے ایک "جعلی تار" ارسال کیا۔ یہ دونوں رجمنٹیں بروقت خرطوم پہنچ گئیں۔ لیکن جنرل عبود کے حامیوں کو بروقت "سازش" کا علم ہو گیا۔ اور فوج کو واپس بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد تحقیقات کی گئی اور ملک بھر میں وسیع پیمانہ پر گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

متذکرہ جرنیلوں کی گرفتاری سے پہلے ہفتہ بھر تک ملک کے طول و عرض میں فوجی افسروں اور سابق سیاسی گرفتاریاں ہوتی رہیں۔ جس نے ملک کی داخلی صورتِ حال کو اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ سوڈان کے مختلف شہروں میں سابق کمیونسٹ پارٹی کے ارکان اور خلافِ قانون "اینٹی امپیریلسٹ فرنٹ" کے ممبروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر چھاپے مار کر اسلحہ و بارود کے ذخائر بھی برآمد کئے گئے ہیں۔

سوڈان کے وزیر خارجہ جنرل فرید نے کل رات ریڈیو پر عوام سے پُرامن رہنے کی اپیل کی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ جن افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان کے خلاف غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائے گی۔ اور جو لوگ قصوروار پائے گئے انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں گی۔

توقع ہے کہ سپریم کونسل سے جنرل رحیم شنان اور جنرل محی الدین احمد عبداللہ کی علیحدگی و گرفتاری کے بعد جنرل وہاب کو دوبارہ فوجی کونسل میں شامل کر لیا جائے گا۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے انسانوں کی طاقت کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ دنیا کی بادشاہتیں ان کے ہاتھ چومیں گی اور دنیا کی حکومتیں ان کے آگے گریں گی۔ بشرطیکہ نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق یہ لوگ نہ بھولیں اور اسلام کے جھنڈے کو اونچا رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ خدا تعالےٰ ان کے ساتھ ہو ہمیشہ ان کی مدد کرتا رہے۔"

جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق یہ بات ہے تو اس سے احباب کو اندازہ لگانا چاہیئے کہ خود اپنی اولاد کے متعلق ان کے کیا فرائض ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کتنی ضروری ہے۔ ان کے دلوں میں قومی خدمت کا جذبہ اُبھارنا اور انہیں حسن عمل اختیار کرنے پر آمادہ رکھنا کتنی محنت طلب بات ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی خیال کرنا چاہیئے کہ محض اعلیٰ خاندان سے ہونا ان کے کسی کام نہیں آئے گا جب تک وہ اللہ تعالےٰ سے قرب کا راستہ اپنی ہمت سے نہیں بنائیں گے۔ حضرت جامی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

۱۹۵۹ء کی پہلی سہ ماہی میں ادائیگیوں کا توازن پاکستان کے حق میں رہا

چاول کی برآمد سے پونے ۵ کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمایا گیا

کراچی ۱۲ جون موصولہ اعداد و شمار کے مطابق حکومت نے زرمبادلہ کی پوزیشن بہتر بنانے کے لئے جو کوشش شروع کر رکھی ہے اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے چنانچہ ۱۹۵۹ء کے ابتدائی تین ماہ میں ادائیگیوں کا توازن پانچ کروڑ ستاسی لاکھ روپے کی حد تک پاکستان کے حق میں رہا ہے

۱۹۵۸ء کی آخری سہ ماہی کے دوران پاکستان کو بیرونی تجارت میں پانچ کروڑ چھہتر لاکھ روپے کی بچت ہوئی تھی۔

۱۹۵۹ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدات و دوسری مدوں سے پاکستان نے چھیالیس کروڑ ۲۳ لاکھ روپے کا زرمبادلہ کمایا اس سے پہلی سہ ماہی میں یہ آمدنی چون کروڑ اکسٹھ لاکھ روپے تھی۔ نجی حساب میں درآمدات کی مالیت سترہ کروڑ اناسی لاکھ روپے اور سرکاری حساب میں ادائیگیوں کی مالیت پندرہ کروڑ اکیس لاکھ روپے رہی دوسرے ملکوں کے سفر۔ حمل و نقل انشورنس سرمایہ کاری کی آمدنی اور اسی قسم کی دوسری مختلف مدوں پر سات کروڑ پینتالیس لاکھ روپے کا زرمبادلہ صرف ہوا۔

اس سہ ماہی میں پاکستان کو برطانیہ سے تجارت میں گیارہ کروڑ پینتیس لاکھ روپے اور بھارت سے تجارت میں اکہتر لاکھ روپے کا خسارہ رہا لیکن امریکہ یورپی ملکوں جاپان اور بعض دوسرے ممالک سے تجارت میں علی الترتیب چار کروڑ بارہ لاکھ روپے۔ ایک کروڑ چونتیس لاکھ روپے دو کروڑ اکانوے لاکھ روپے اور نو کروڑ چھ لاکھ روپے کا فائدہ رہا۔ سٹرلنگ کے علاقوں سے تجارت میں مجموعی خسارہ پانچ کروڑ ستائیس لاکھ روپے اور نان سٹرلنگ علاقوں سے تجارت میں مجموعی منافع گیارہ کروڑ تیرہ لاکھ روپے رہا

دریں اثنا سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ زرمبادلہ کے حصول کے لئے نفیس چاول برآمد کرنے کی جو تحریک شروع کی گئی تھی۔ وہ خاصی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ مرکزی حکومت کی وساطت سے تیس ہزار ٹن کے قریب بیگمی اور باسمتی چاول باہر بھیجا گیا ہے۔ جس سے پونے دو کروڑ روپے کا زرمبادلہ حاصل ہوا ہے۔ اس چاول کا بڑا حصہ مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے بعض ملکوں کو بھیجا گیا ہے۔ جس سے پونے دو کروڑ روپے کا زرمبادلہ حاصل ہوا ہے۔ اس چاول کا بڑا حصہ مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے بعض ملکوں کو بھیجا گیا ہے۔ شروع میں مرکزی حکومت نے حکومت مغربی پاکستان کو صرف پچیس ہزار ٹن چاول خریدنے کی ہدایت کی تھی۔ لیکن جب پاکستانی چاول زرمبادلہ کمانے کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا۔ تو حکومت مغربی پاکستان کو خریداری جاری رکھنے کی ہدایت کر دی گئی۔ اطلاع ملی ہے کہ اب اچھی قسم کے چاول کی بڑی مقدار بھی برآمد کی جا رہی ہے۔

راولپنڈی مری کشمیر روڈ بند

لاہور ۱۲ جون۔ راولپنڈی مری کشمیر روڈ میل ۷۱/۲ پر چٹان گرنے کی وجہ سے بند ہو گئی ہے۔ سڑک کھل جانے پر عوام کو اطلاع دی جائے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲